2808-حاجی کو پیش آنے والی مشکلات

سوال

حج کا ارادہ رکھنے والے شخص کو کونسی مشکلات پیش آسکتی ہیں ؟

پسندیدہ جواب

ذیل میں مشکلات کو اجمالی طور پر پیش کیا جاتا ہے :

1–طواف : طواف کرنے والوں کی کثرت اورشدت ازدحام اورخاص کر حجر اسود کے پاس بہت زیادہ بھیڑ ہوتی ہے اس لیے ہم یہ نصیحت نہیں کرتے کہ وہ حجر اسود کا بوسہ لینے یا اس کا استلام کرنے کے لیے لوگوں کی بھیڑ میں اوراضافہ کریں ، کیونکہ اس سے حجاج کرام کو اذیت اور تکلیف ہوتی ہے جو اس فعل کے اجر و ثواب سے بڑھا گناہ ہے ، اوراسی طرح مسلمان شخص کو طواف کرنے کے لیے کوئی مناسب وقت اختیار کرنا چاہیے جبکہ لوگ کم ہوں اوروہ صحیح طرح سے عبادت بجالانے میں کامیاب ہو ۔

علماء کرام نے اوپروالی منزل پر بھی طواف کے جواز کا فتوی دیا ہے اگرچہ وہاں طواف کرنا مشقت سے خالی نہیں لیکن جس طرح عبادت کرنے کا حق ہے وہ وہاں صحیح طریقے سے حاصل ہوجاتی ہے ، اورپھر مسلمان لوگوں کی بھیڑ سے بھی دور ہوجاتا ہے اوراس ازدحام کی وجہ سے مرتب ہونے والے فساد سے بھی بچا رہتا ہے ۔

2–سعی کے بارہ میں وہی کچھ کہا جاسکتا ہے جواوپر طواف کے بارہ میں بیان ہوا ہے ، اوریہ جگہ توطواف سے بھی زیادہ تنگ ہے اوربہت مشکل ہے ۔

3–میدان عرفات میں وقوف کرنا :

اس لیے کہ وہاں ایک ہی وقت میں دنیا بھر سے آئے ہوئے سب حجاج کرام اکٹھے ہوجاتے ہیں ، اورپھر وہاں سے ایک ہی وقت میں سب نے نکلنا بھی ہوتا ہے ، جس کی بنا پر مشقت بہت سے لوگوں کو مشقت پیش آتی ہے چاہے وہ وقوف کے وقت ہویا پھر وہاں سے مزدلفہ جاتے وقت ۔

4–مزدلفہ :

یہاں یہ مشکل پیش آسکتی ہے کہ جوکچھ دوسری جگہوں پر میسر آسکتا تھا وہ یہاں یسر نہیں ہوتا ، ان میں سب سے اہم بیت الخلاء ہیں ۔

اس لیے ہم حجاج کرام کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ میدان عرفات اورمزدلفہ میں کھانا پینا کم استعمال کریں تاکہ انہیں قضائے حاجب بھی ضرورت بھی کم ہی پیش آئے کیونکہ اس میں انہیں مشقت اٹھانا پڑے گی اورقضائے حاجت میں حرج ہوگا ۔

5–جمرات کو کنکریاں مارتے وقت :

یہاں پر تولوگ اپنی جہالت کی بنا پر ایک دوسرے سے گتھم گتھا ہوتے اوردھکم پیل اورلڑائی تک بھی کرتے ہیں ، اورپھر بہت دور سے ہی کنکریاں مارنا شروع کردیتے ہیں ، اوربعض تووہاں پر جوتے اورلکڑیاں بھی مارتے ہیں جس کی وجہ سے حجاج کرام کو نقصان اور تکلیف ہوتی ہے ، اورسب لوگ وہاں ایک ہی وقت میں جمع ہوتے ہیں جس کی بنا پر بھیڑ میں اضافہ ہوجاتا ہے ۔

اس لیے ہم حجاج کرام سے نصیحت کرتے ہیں کہ وہ بھیڑ کے وقت وہاں نہ جائیں یعنی دس ذوالحجہ کو جمرہ عقبہ کو فجر کے بعد اور باقی دوسرے ایام تشریق میں زوال کے وقت کنکریاں مارنی ہوتی ہیں اس وقت وہ وہاں جانے سے گریز کریں تاکہ بھیڑ کم ہوجائے بلکہ رات کے وقت کنکریاں مارلیں کیونکہ رات کے وقت ازدحام کم ہوتا ہے اور پھر وہ اس کے ساتھ صحیح اطمنان کے ساتھ اللہ تعالی کا ذکر بھی کرسکتے ہیں ۔

علماء کرام نے فتوی جاری کیا ہے کہ کنکریاں مارنے کا وقت زوال سے شروع ہوکر طلوع فجر تک رہتا ہے اس لیے لوگوں کی بھیڑ کے وقت جانے کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ یہ دوسروں کے لیے اذیت کا باعث بنتا ہے ۔

6– طواف وداع میں :

حجاج کرام یہ کوشش کرتے ہیں کہ وہ اپنے گھروں کو جلد واپس لوٹ جائیں اس وجہ سے وہ– تقریبا– ایک ہی وقت میں حرم جاتے ہیں یا پھر طواف کرتے ہیں یا مکہ سے نکلتے ہیں جس کی وجہ سے انہیں تکلیف اور اذیت پہنچتی ہے ۔

اس لیے ہم حجاج کرام سے یہ گزارش کرینگے کہ وہ تیسرے دن تک تاخیر کریں اور تیسرے دن کی کنکریاں مار کر وہاں سے نکلیں اور جلد بازي سے کام نہ لیں تاکہ انہیں اجر وثواب بھی زیادہ حاصل ہو اور بھیڑ سے بھی بچ جائیں ، کیونکہ تاخیر کرنے والے کو زیادہ ثواب ملتا ہے ، اور ہم اسے یہ بھی نصیحت کرتے ہیں کہ وہ اپنے گھر لوٹنے میں بھی تاخیر کرلے اگرچہ اسے کچھ دن وہاں رکنا بھی پڑے تاکہ اکثر حجاج کرام وہاں سے چلے جائیں اور وہ صحیح طریقے سے جس طرح ہمارا رب راضی ہوتا ہے اور پسند فرماتا ہے طواف کرسکے ۔

اجمالی طور پر حجاج کو پیش آنے والی مشکلات یہی ہیں ، اور یہ اللہ تعالی کی حکمت ہے کہ حج کے اعمال ایسی بیابان جگہ پر ہوں جہاں پر نہ تو کوئی کھیتی اور درخت ہوں اور سخت قسم کی گرمی والے علاقہ میں تاکہ اللہ تعالی اپنے بندوں میں سے خالص نیت والے کی تمیز کرے ، لھذا اس حق کی آواز تلبیہ کو وہی بلند کرکے گھر سے نکلتا ہے جس کی نیت بھی خالص ہو ۔

یہاں یہ کہنا لازمی اور ضروری ہے کہ یہ مشکلات مسلمان آدمی کو اس عبادت کی ادائیگی سے نہیں روکتیں کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی نے اپنی کتاب اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے فرض قرار دیا ہے ، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی بتایا ہے کہ اجر وثواب مشقت کے حساب نے ہوتا ہے ، لھذا جتنی مشقت زیادہ ہوگی اور مشکلات زیادہ آئیں اتنا ہی اجر وثواب بھی زیادہ حاصل ہوتا ہے ۔

ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا لوگ تو دو نسک (یعنی حج اور عمرہ) ادا کرکے واپس لوٹ رہے ہیں اور میں نے ایک ہی کرکے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : انتظار کرو جب تم پاک صاف ہوجاؤ تو تنعیم جاکر وہاں سے احرام باندھ لینا ، پھر ہمیں فلان جگہ پر آملنا ، راوی کہتے ہیں کہ میرے خیال میں انہوں نے فرمایا کہ کل لیکن تیرے خرچے یا یہ کہا کہ تیرے مشکل کے حساب سے ۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (1695) صحیح مسلم حدیث نمبر (1211) ۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ کہنا کہ : (لیکن تیری مشکل یا تیرے خرچہ کے حساب سے) اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ عبادت میں خرچہ اور مشکل کی وجہ سے اجر وثواب بھی زیادہ ہوجاتا ہے ، اور یہاں سے وہ مشکل مراد ہے جس کی شریعت مذمت نہیں کرتی اور اسی طرح نفقہ بھی ۔ دیکھیں : شرح مسلم للنووی (8/152-153) ۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی ان کی کلام پر تعلیق چڑھاتے ہوئے کہتے ہیں :

یہ ایسا ہی ہے ، لیکن یہ ضروری نہیں کیونکہ بعض اوقات کچھ عبادات دوسری عبادت میں بالکل ہلکی پھلکی ہوتی ہیں لیکن وہ اس سے اجروثواب میں وقت کے حساب سے زیادہ ہوتی ہیں مثلا رمضان المبارک کی راتوں کا قیام لیکن لیلۃ القدر کا قیام کرنا دوسری راتوں سے افضل ہے ، اور جگہ کی مناسبت سے بھی مثلا بیت اللہ میں دو رکعت نماز کی ادائیگی دوسری جگھوں سے افضل اوراعلی ہوگی ، مالی اور بدنی عبادت کے شرف کی مناسبت سے مثلا فرضی نماز نفلی نماز میں لمبی رکعتوں اور زیادہ قرآت سے افضل ہے ، اور فرضی زکاۃ نفلی صدقہ سے افضل ہے ۔

عبدالسلام نے القواعد میں اسی طرف اشارہ کیا اور کہا ہے : نماز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں کی ٹھنڈک تھی ، اور یہ ان کے علاوہ دوسروں پر شاق ہے لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی اور کی مشقت کے ساتھ نماز کی ادائیگی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے مطلقا برابر نہیں ہوگی ، واللہ تعالی اعلم ۔ دیکھیں : فتح الباری لابن حجر العسقلانی (611/3) ۔

واللہ اعلم .